بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

تمام مصحف کا معنیٰ "الحمد للہ" میں ہے مستقیم، ہور تمام "الحمد للہ" کا معنیٰ "بسم اللہ" میں ہے قدیم، ہور تمام "بسم اللہ" کا معنیٰ "بسم اللہ" کے ایک نقطے میں رکھیا ہے کریم۔ سچ دیکھ خاطر لیا آتاں، حدیث بھی یوں آئی ہے کہ "العِلم نقطۃ وکثرھا جُھّال" یعنی علم ایک نقطہ ہے جاہلاں اُسے بڑھاتے، جہالت کوں اس حد لگن لیائے۔ ہور فارسی کے دانش منداں، جنوں سمجھتے ہیں باتاں کے بنداں، انوں کوں یوں بھایا ہے، انوں میں بھی یوں آیا ہے کہ "اگر در خانہ کس است، یک حرف بس است"۔ ہور گوالیر کے چاترائی گن کے گراں، انوں بھی بات کوں کھولے ہیں یوں بولے ہیں۔ فرد:-

پوتی پتی سو کھوتی ٹبھئی پنڈت بھیا نہ کوئے
ایک ہی اچھر پیم کا بچیرے سو پنڈت ہوئے

قدرت کا دھنی سہی، جو کرتا سو وہی۔ خدا بڑا خدا کی صفت کرے کوئی کتیک، وحدہٗ لاشریک۔ ماں نہ باپ، آپیں آپ۔ پروردگار، سنسار کا سرجنہار۔ جیتی جے کوئی قدرت دھرتا ہے، صفت اس کی اپنے پرتے کرتا

ہے۔ وو بے حد، اس کی صفت کوں کاں ہے حد، احد صمد لم یلد ولم یولد:
بیت۔

کیسے ہے حد جو خدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کون گر سو ہزار جیب آوے

جس کی نانوں خدا ہے، وو سب سوں ملیا ہور سب سوں جدا ہے، کوئی کیوں اسے کہے ہے کہ یوں ہے، خدا ہے، جیوں کہیں گے تیوں ہے، کون سمج سکتا خدا کی گت، ایک اپے لاک صفت۔ ہزار اور ایک اس کا نانوں، اس کی معرفت سٹاویں سٹاؤں۔ بیت:-

جہاں جکچھ ہے وہاں سب اچھے ظہور اس کا
ہر ایک شے منے دیتا ہے جلوہ نور اس کا

خدا قادر، خدا حاضر، خدا ناظر، خدا سکتا، جسے جیوں منگتا اسے ووں رکھتا۔ سات زمین سات آسمان میں اس کا کھیل۔ جو کچھ وو کرے سو ہوئے، اس کے حکم کوں کون سکے ٹھیل۔ آپیں آپ جل جلال، دم مارنے یاں کسے نیں مجال۔ بیت:-

اس ٹھار پر کسے ہے نظر جو نظر سٹے
گر جبریل ہوئے تو یاں بال و پر سٹے

عجب عجب (ﷺ) اس کے کام انسان کیا کر سکے فام۔ پیدا کیا زمین پیدا کیا آسمان، سب دانایاں سب دانش منداں حیران۔ کیا ولی، کیا نبی، سجدہ کئے اس ٹھار (ﷺ) سبھی۔ قادر قدرت کا دھنی، غنی، مستغنی؛ ہوتا سب خدا کا بھاتا، ہو کنے ہیں، ہو جاتا۔ یاں چرانہ چوں، جیوں عربی میں کتا ہے کن فیکون۔ شعر۔

دھنی جو دھرتی دھریا ہور بھی دھرے سو ہوئے
کسی کے کرنے تے کیا ہوئے خدا کرے سو ہوئے

عاشق کوں عشق، معشوق کوں حسن دیا، ان دونوں میں اپنا بھید پرگٹ کیا۔ ایکس کوں کیا پُرس، ایکس کوں کیا ناری، ایکس کوں کیا پیارا، ایکس کوں کیا پیاری۔ نہ یو اسے دیکھیا نہ وو اسے جانے ایکس کوں دیکھ ایک ہوتے دیوانے۔ دو دل ایک دل ہوتیں جھٹ تے، سراں تے گزرتے جیواں پر اُٹھتے۔ سرجیا یوں کچھ سرجنہار کریم رحیم مہرواں کرتار۔ بیت:-

یو خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگانے کوں یو عشق بلا آشنا کرے

بہوت لطافت سوں پیدا کیا حسن، عشق میں رکھیا اپنے خاصے گُن چُن چُن۔ شان نہ گمان، جان نہ پہچان، ایکس کوں دیکھ ایکس پر ایک حیران، پریشان، سرگردان۔ دیکھے نہ دکھلاتے، ایکس کوں ایک بھائے۔ دل سو دل پران سو پران، جانو قدیم آشنا جانو قدیم جان پہچان۔ ایکس کی خاطر ایک تلملتے، جلتے، ایکس کی خاطر ایک ترستے، تپتے۔ بیت:-

دوڑیا ہے عشق جس پر لھوا کھینچ باند کر
ایکس کے ہاں یکس کوں دیا ہات باند کر

سگے ماں باپ سوں ہوتے بے زار، جس یار سوں جیو لگیا اس یار سوں اختیار۔ ماں باپ پال پال جنم کھوتے، یو سو آخر کسی اور کے ہوتے۔ جیو لگیا ادھر، بچارے ماں باپ آتال کدھر۔ ماں باپ کوں سمجے جیوں خیال ہور خواب، بھائی تو بچارا کس میں حساب۔ انوں نے اپنا نفا کھینچے، ماں باپ اپنی خاطر کو جفا کھینچے۔ عشق نے کھیں یوں کھیلیا ٹھار یں ٹھار، اس کھیل کو ناد کنا دیس (ﷺ)۔ نہ ہانک نہ پکار، ہر یکس کوں ہر یکس سوں قول قرار، سب آپس میں اپے یار، پیار دل بھیتر موں پر لوگاں کا ڈر۔ ایسے پیار کوں کون سنبھال رکھتا، دل بھیتر کون کسے منا

کرسکتا۔ اپنے دل میں ہر ایکس کوں ہے پادشاہی دہاں دوسرے کی نہیں پھر سکتی دورائی۔ بیت :۔

پاوے بقا جو عشق میں اپسے فنا کرے
یو ٹھار نیں ہے وو جو کسے کوئی منا کرے

عشق ہم باطن ہم ظاہر، عشق سب جاگا حاضر ناظر۔ عشق نڈر، عشق پادشاہ، عشق کوں کس کا ڈر۔ عشق ہم مست، ہم ہوشیار، ہم بے خبر، ہم باخبر۔ عشق سلطان چھتر اس کا رسوائی، عشق کا تخت استغنائی، عشق کا حشم بے پروائی۔ عشق لاوبالی، عشق سب ٹھار بھر یا ہے عشق کیں نیں خالی۔

عشق ہرگز کسے جدا نہ دھرے　　عشق دو کوں ملا کے ایک کرے
عشق سرمست لاابالی ہے　　عشق اپ بھاوتا خیالی ہے

ایک عشق اس کے ایتے رنگاں، ایتیاں صورتاں، ایک اپے اپنیاں ایتیاں مورتیاں۔ عشق دو کے دلاں میں سٹیا غلبلا، دونو کے دلاں میں عشق کی بلا۔ عشق ہے تو حسن دستا خوب، عشق ہے تو نظر تلے محبوب۔ عشق ہے تو ہر یک کام کا لگتا دھندا، عشق ہے تو کوئی صاحب ہوتا کوئی بندا۔ عشق کدھیں عاقل کدھیں دیوانہ ہوتا، کدھیں ہنستا کدھیں ہنس ہنس روتا۔ فرد :۔

عشق ساندی ہے عشق سری پیچ　　،　　کدھیں کچھ ہے کدھیں سو کچھ کا کچھ

اپس سوں اپے لگا لیا، کسے کیا کہے کنے کیا کیا۔ آپی کیا اسے کیا علاج جیسا پڑے ویسا سوسے باج۔ ادھر بھی اپے ادھر بھی اپے۔ اپے ترتے، اپے تپتے، اپے اپس کوں دیکھے دکھلاوے، اپے اپس تے اپس کوں چھپاوے، اپس کنے اپی کرے فریاد، اپے دیوے اپی داد۔ دین و دنیا کوں دیا عشق نے آرائش پیدا کر نہارے نے یوں پیدا کیا پیدائش۔ فرد :۔

سب میں وو ہے تو دل ہے سب کا شاد
سب میں وو ہے تو سب میں ہے یو سواد

عشق میں اپے ہے تو اس میں ہیں ایتے چالے، عشق میں اپے ہے تو اس میں ہیں یو مستی، یو خوشی، یو اولالے۔ عشق میں اپے ہے تو اسے سب ٹھار گذر، عشق میں اپے ہے تو اسے سب جاگا کی خبر۔ بے نہایت ریل چھیل، ایک کھیلتا ایتے کھیل۔ باتاں بہوت وے ٹھار ایک، کھیلاں بہوت وے کھیلنہار ایک۔ عشق کی صورت کیسی ہے کر کیوں کہیا جاتا، معنی بے چونی بے چگونی پر آتا۔ عشق خدا کی ذات ہے چھپا رہتا، جو کوئی یو باٹ پایا وو آخر یو نچہ کہتا۔ یہاں جسم کوں دیکھنا مشکل ہے جان کوں کیوں دیکھیا جاتا، تخت کوں دیکھنے نہ پاوے سلطان کیوں دیکھیا جاتا۔ جسم ہور جان کا ایک مانا، وے آتا ہے جو یو باٹ ٹک سمجے جانا۔ عشق ہور خدا کچھ جدا نہیں بات جدا اپن بھید و پیچ۔ عشق ہوتا ہے جہاں تمام، وہانچہ خدا ہے بلکہ وو چہ خدا ہے والسلام۔ واصلاں نے بولے ہیں واللہ، اذا تم العشق فھو اللہ۔ رباعی :۔

دیتا ہے لقا پہ رہتا ہے جس رے لگ
دو میں تے اسے جان نہ دے تسرے لگ
گر پیو سوں مل یو چہ ہونے منگتا ہے
تو یاد کرنس پیو کوں اپس بسرے لگ

در نعت محمد مصطفٰی و چہار یار و منقبت علی مرتضٰی

(*)
ابابکرؓ صدیق صادق ہیں خاص　　کئے خارجیاں کوں شریعت ہے راس

عمرؓ جب نبیؐ کے امت میں ہوتے — یہودی عرب نے جو تھے سر نوے
جمع کر جو عثمانؓ قرآن کوں — شرم کا دتے زور ایمان کوں
تٹیا کفر علیؓ ہت لئے ذوالفقار — خدا بعد محمدؐ بھی چارو ہیں یار

عشق خدا کوں بھیدیا تو اپنا جیب کر محمدؐ کوں پیدا کیا، عشق خدا کوں بھیدیا تو اس کی خاطر آسمان زمین ہویدا کیا۔ اگر محمدؐ نا ہوتا تو آسمان زمین نا ہوتا، اگر محمدؐ نا ہوتا تو ماہ و پروین نا ہوتا، اگر محمدؐ نہ ہوتا تو دنیا ہور دین نا ہوتا۔ صاحب طٰہٰ ویٰسین، صاحب الّا رحمۃ العالمین۔ جس کے نور تی عالم نے پایا روشنی، لولاک لما خلقت الافلاک۔ اوّل خدا ہے، نبی دویم سویم ہے ولی، یو تین ناؤں تھے مومن کے دل کوں تجلّی۔ محمدؐ کوں جس رات ہوئی معراج، وہاں دوسرا نہ تھا کوئی علیؓ باج۔ گیان دھیان کے کام تمام محمدؐ نے لیایا، جو کچھ پاتا تھا سو محمدؐ نے پایا۔ جو کچھ محمدؐ نے پایا سوں علیؓ کوں سمجھایا، یو سمجھ علی کے تقسیم آیا، علی خدا کوں بھایا رسول کوں بھایا۔ محمدؐ نبی، علیؓ ولی، نبوت خدا کی پیشوائی، ولایت محبوبی ہور استغنائی۔ نبوت کارسازی، ولایت بے نیازی۔ ولایت ہار گلے یار کا، نبوت دھندا گھر دار کا۔ ولایت آکر نبوت آتی، نبوت آئے تو کیا ولایت جاتی۔ فرق دھندے کا ٹک میانے آتا کسے کچھ سنپڑتا کوئی کچھ پاتا۔ حضرتؐ کہیں خدا شاہد، انا و علیؓ من نور واحد۔ تن سوں تن، جیو سوں جیو، دم سوں دم، نبوت محمدؐ پر ولایت علیؓ پر ختم۔ ابابکرؓ عمرؓ ہور عثمانؓ جنوں کی نیکی جانتا سب جہان۔ حضرتؐ کے یاراں ہیں، بزرگواراں ہیں۔ ایکس تی ایک سب بھلے، جیوں خدا رسول فرمایا تھا تیوں چلے، الٹ نیں کئے، خلاف نیں کئے۔ حق پر چلنہارے، ایسیچ اچھتے ہیں خدا کے پیارے، حضرتؐ کے یار، جنو سوں حضرتؐ کرتے تھے بچار۔ آخر بعد از حضرتؐ کے بیٹھے

حضرتؐ کی ٹھار۔

ہر ایک کا حال خدا کوں یقین سوں چینا
ولایت ہور نبوت یو قرب ہے اپنا

ولایت کی جاگا پر نبوت کے جا صدر، ایکس تی یک خوب ایکس تی ایک خوب تر۔ خدا بہوت بڑا، سب ٹھار حاضر سب ٹھار کھڑا۔ سب میں اپنا نور بھریا، کسے کچھ کسے کچھ کسے سب کچھ کریا۔

سبب تالیف کتاب و مدح بادشاہ

سلطان عبداللہ، ظل اللہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ، حقیقت آگاہ، دشمن پرور، ثانی سکندر، عاشق صاحب نظر، دل کے خطرے تی باخبر، صورت میں یوسف تے اگلے، آدم بے ہوش ہوئے، پتھر پگلے۔ حکمت میں افلاطون شاگرد، سخاوت میں حاتم کا کھولے برد۔ شجاعت میں رستم گرد، عالی ہمت، غازی مرد۔ شمشیر ہور ہمت کے صاحب، نیم دھرم اور ست کے صاحب، دارا در، فریدوں فر، کلیم بیان، مسیحا دم، مریخ صولت، زہرا عشرت، خورشید علم، صباح کے وقت، بیٹھے تخت، یکایک غیب تی کچھ رمز پاکر، دل میں اپنے کچھ لیا کر، وجہی نادرسن کوں، دریا دل گوہر سخن کوں، حضور بلائے، پان دئے، بہوت مان دئے، ہور فرمائے کہ انسان کے وجود میں کچھ عشق کا بیان کرنا، اپنا ناؤں عیاں کرنا، کچھ نشان دھرنا۔ وجہی ہو گن بھریا، تسلیم کر کر سر پہ ہات دھریا، بہت بڑا کام اندیشا (؟)، بہوت بڑی فکر کریا۔ بلند ہمتی کے بادل تے دانش کے میدان میں گفتاراں برسایا، قدرت کے اسراراں برسایا۔ پادشاہ کے

فرماتے پرچنتیا، نوی تقطیع بیتیا، کہ انگے کے آن ہارے، ہمیں بھی کچھ تھے کر سجیں ہارے۔ ہمارے گن کوں دیکھے سو ہمنا دیکھے، اگنگا دیکھے سو جمنا دیکھے۔ ہمنا تے بھی آنگے تھے سوانو کا کچھ بی تمیز کریں ریاضت ہماری مشقت ہماری چیز کریں۔ عاشق کوں عاشق پچھانتا۔ بیت:۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز　　کبوتر با کبوتر، باز با باز

ہور کے آسودے دیوانے، نیں جلے سو جلے کی بات کیا جانے۔ جیوں تیوں اس دنیا میں کچھ یادگار اچھے تو خوب ہے۔ یو جھاڑ ہے، اس جھاڑ کوں کچھ بار اچھے تو خوب ہے۔ اس دنیا میں رہے گی سو بات ہے، باقی دو دلیں کا سو رات ہے، جنے کچھ سمجیا عاقبت لگن، اُنے اپنی جاگا رکھیا اپنا گن۔ اس تے نیں رہا گیا، کچھ کہا گیا، کہ شاید کدھیں کوئی عاشق پھرتے ٹک تلملے ٹک چرچرے ٹک مستی چھرے، ٹک تر بھرے، ہور سمجے کہ ان عاشق کامل نے کیا بولیا ہے، کس کس جاگا پر کیسے کیسے بھیدیاں کھولیا ہے۔ ہم گلاب میں آبلوج گھولیا ہے، ہم مانک موتی رولیا ہے، داد دیوے، امداد دیوے، مراد دیوے۔ کسے کچھ سنپڑے، کسے کچھ فیض انپڑے فرد:۔

وہی ہے صافی کہ جس صافی تے صفا کوئی پائے
وہی ہے کام کہ جس کام تے نفا کوئی پائے

ایتا جد جو دھرتے ہیں، لوکاں باغ جو کرتے ہیں، سو اپسچ خاطر کرتے ہیں کہ کوئی خوب چتر بھوگی ہوس نایک عاشق ہو کے اس باغ میں آوے، محظوظ ہوتے آرام پاوے۔ باغ کے صاحب کوں دعا کرے، پھولاں سوں گود بھرے۔ رنگ میں ڈباوے آس، اسی تے کچھ لگے باس۔ اسے فیض انپڑے ہمنا کوں ثواب، خدا خوش رسول خوش عالم خوش اس باب۔ فرد:۔

جنے جو دل کوں لیا ہات کچھ کسی کوں دیا
ہزار کعبے بندھایا ہزار حج بی کیا

در زینت سخن و در نام کتاب گوید

یو قدرت اللہ ہے، یو اسرار اللہ ہے، یو ہاتف اللہ ہے، لا الہ الا اللہ یو عجب کتاب ہے سبحان اللہ۔ اس کتاب کا ناؤں "سب رس" سب کو پڑھنے آوے ہوس۔ بول بول کوں چڑھے امس، یادگار ہو اچھے گا دنیا میں کئی لاکھ برس۔ بہوتیچ لذیذ عاشقاں کے گلے کا تعویذ، یو کتاب سب کتاباں کا سرتاج، سب باتاں کا راج، ہر بات میں سو سو معراج، اس کا سواد سمجے نا کوئی عاشق باج، اس کتاب کی لذت پانے عالم سب محتاج۔ کیا عورت کیا مرد، جس میں کچھ عشق کا درد، اس کتاب کوں پینے پرتی ہلاسی نا، اس کتاب بغیر کوئی اپنا وقت بھلاسی نا۔ جو کوئی پڑھے گا جنس جنس کا اثر چڑھے گا۔ جو کوئی اس کتاب کا سمجے گا مانا، کیا حاجت ہے اسے کیف کھانا۔ یو کتاب عاشقاں کا جیو صاحب، معشوقاں کا یار مصاحب۔ یو رنگ رنگ کے پھول سرنگ مقبول سب کسے بھاتے یو پھول۔ دایم تازے، ہرگز نیں کملاتے، ایسے خوش باس کے پھولاں اجھوں کسی باغ میں نیں کھلے، ایسے پھولاں اجھوں کسے نیں ملے۔ سنگتے دل میں بھرے اساس، کہاں ہے وہ پھول جس میں ایسی باس۔ جو کوئی یو کلام سنے گا پڑے گا، ہور فاتحہ نہ پڑے گا، تو وہ بے خبر خام ہے، اس کی دانش پر اس بات کا لذت حرام ہے، کیا واسطہ کہ یو بات نہیں یو تمام وحی ہے الہام ہے۔ جسے خدا کی محبت سوں غرض ہے، اس پر فاتحہ ہمارا فرض ہے۔ اگر ممات ہے ادھر کی سعادتی کا، و گر حیات ہے تو ادھر کی سلامتی کا۔ اگر کسی میں سخن شناسی ہور اسرار دانی ہے، تو یو کتاب گنج العرش بحر المعانی ہے۔ جیتا کوئی طبیعت کے کواڑ

کھوے گا، اس کتاب میں نیں سو بات کیا بولے گا۔ جو کچھ آسمان ہور زمین میں ہے اس کتاب میں ہے، جو کچھ دنیا ہور دین میں ہے سو اس کتاب میں ہے۔ ہرگز کوئی فصیح اس فصاحت سوں بات نیں کیا۔ اس دھات بات کوں سلاست نیں دیا۔ ہر یک بشر کا کام نیں۔ اس کتاب کوں وو سمجے گا جو کوئی صاحب راز ہے۔ یو کتاب تمام اعجاز ہے۔ اگر دین ہور دنیا کا امید پانے منگتا ہے تو یو کتاب دیکھ، اگر بڑا ہو کر عالم کوں سمجانے منگتا ہے۔ تو یو کتاب دیکھ۔ کہ سدھن مرشد ہیں مسلماناں میں پیر و مرشد ہوے گا، ہندواں میں جنگم سد ہوے گا۔ ہم ہندو تجہ تی باٹ پا تجے مانیں گے، ہم مسلمان تجے بڑا ہے کر جانیں گے۔ ایک کلمے کا فرق ہے، باقی خدا کی وحدانیت میں ہندو ہور مسلمان غرق ہے۔ اگر خدا کوں سمجے ہندو اسے ایمان ہووے عجب کیا جو ہندو بھی مسلمان ہووے۔ اس بات کی جو کچھ بات ہے سو سمجانے ہارے کے ہات ہے۔ اگر سمجانہارا واصل اور کامل ہے، وو ہندو بی اگر دانا ہے تو اسے بھی یے جیوتی ول ہے۔ خدا حق ہے اور حق سب ٹھار ہے، آدمی کے جنس کوں حق پیدا آتے کیا بار ہے۔ جیتے چوساراں، جیتے فہم داراں جیتے گن کاراں ہوئے سن آج لگن کوئی اس جہان میں، ہندوستان میں، ہندی زبان سوں اس لطافت اس چھنداں نظم ہور نثر ملا کر گلا کر یوں نیں بولیا۔ اس بات کوں اس نبات کوں کوئی آب حیات میں نیں گھولیا، یوں غیب کا علم نیں کھولیا۔ خضر کے مقام کو انپڑنا تو اس بات میں پڑنا۔ میں تو یو بات نیں کیا ہوں، عیسیٰ ہو کر بات کوں جیو دیا ہوں۔ دانش کے باغ میں آیا، بہار ہو کر پھولاں کھلایا، اگر کوئی کوڑ ہور جہالت سوں، بد اصالت سوں، رذالت سوں، بات کرے نا سمج یو پایا۔ تو خدا بی اس جا کا حضرت جیسے کوں کہیا ہے کہ کوڑاں ہیں مجہول، نا معقول، مردود نا قبول سن یا رسول، اول کے پیغمبراں کوں بی یہ آیت اتری تھی اس وصول۔ کہ واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما ۔ یعنی اگر کوڑاں

کا یو فام ہے تو کوڑاں کو ہمارا سلام ہے۔ انو پر خدا کی نیں رحمت، انوں پر خدا کی لعنت، خدا اس بات کا مانا کھولیا ہے، خدا یو بات بولیا ہے، دایم انو کی ہاری بازی۔ خدا انوتے کدھیں نیں راضی۔ جاہلاں جہالت پہ جاتے، جیتا سمجائے بی حق پر نیں آتے کافر تا دیک اوں، تو یہ استغفراللہ بہوت مشکل۔ اور گوالیار کے فہیم، انو بی یوں کہتے ہیں "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کہ کوڑ بہشت، کوڑ سوں مشت۔ بات یوں بی آئی کہ جانتے کا کر، انجانتے کا بھائی۔ فارسی میں یو بولتے ہیں کہ کوڑ پر پرداسٹے ہیں فراموشی، جواب ابلہاں خاموشی۔ کوڑ کی ذات، مہنا فہم بڑی بات، نہ اپس کوں جانے، نہ دوسرے کو پچھانے، یو کوڑ پاپی خدا کے راندے۔ یو جہنمی، لچ فاحی کی انوکوں کہیا کمی۔ جاں فہم کی بات آئے، وہاں کوڑ کی چھاؤں نہ پڑیا جائے۔ چراغ میں جیوں جیوں رنگ ہیں کر کر کافراں کوڑ تھے تو محمدؐ تے معجزا دیکھے۔ بی ایمان نیں لیائے۔ لاعلاج تے تیغ آئے، انو کے دلاں، انو کیاں انکھیاں، انو کے کاناں قدرت سوں باند کر غفلت کی دی گرہ، جو مصحف میں خدا کتا ہے کہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ۔ جنوں کوں خدا باٹ دکھلایا تھا، جنوں کے دل میں خدا کا کچھ محبت آیا تھا، جنوں کے دل میں دانش نے کیا تھا گھر، انو دیکھتیچ کہے کہ تمیں حق کے برحق پیغمبر۔ بات سنتیچ مسلمان ہوتے، صاحب ایمان ہوتے، تابع قرآن ہوتے۔ جاہل کسے بھاتا ہے جاہل پو قتل واجب آتا ہے۔ جاہل تھے تو خدا کے فرمان کوں نیں بچارے، جاہل تھے تو پھولاں سوں انو کوں مارے۔ جو قوم کافر ہے جہال ہے، مسلمانوں کوں خون ان سکا حلال ہے۔ ملا روم جو خدا کے عشق سوں متے ہیں، جاہلاں کوں انو بی یوں کہتے ہیں۔ "پئے جہال ابو جہلم محمد بہر دانایاں، دیکھ لو عارفاں کی بات کا معنا انپڑتا ہے کاں۔ غرض بہوت نادر نادر باتاں بولیاں ہوں، دریا ہو کر موتیاں رولیاں ہوں۔ موتیاں کی موجاں کا میں دریا ہوں، تمام موتیاں سوں بھریا ہوں۔ اس دریا میں غوطہ کھائیں

گے، تو جاگا جاگا کے غوطہاں موتیاں پائیں گے۔ یو کتاب عجائب اب بند رہے اگر سورج منگتا و گر چندر رہے۔ فرہاد ہو کر، دونو جہان تے آزاد ہو کر، دانش کے تیشے سوں پہاڑاں الٹایا، تو یو شیریں پایا۔ تو یو نوی باٹ پیدا ہوئی تو اس باٹ آیا نادانان ایتی باٹاں میں یو بی ایک باٹ کر جانے، وے یو باٹ کیوں کاڑے کس وضع سوں نکلی محنت نیں سمجے مشقت نیں پہچانے۔ انو کوں نیں کتے زبان آور، یو بولتے جناور۔ عقل میں سر، غصہ میں تپتے، انوں کوں عربی میں حیوان ناطق کتے۔ نادان کا وجود عدم ہے، ہیچ میں شمار، دانایاں کوں سجدے کی ہے ہٹار۔ دانا موم دل ہے دانش کے آگ پر گلے گا، دانا ہمارا ہے ہمارا حکم اس پر چلے گا دانا ہمنا رہنا کر جانے گا، ہادی ہے کر پہچانے گا۔ یو باٹ نہ تھی سو نکلی اتال۔ تو بی یکایک چلنے کس کا مجال ڈھونڈتے ڈھونڈتے دل کے تلویاں میں چھلے آنا ہے تو یو باٹ پاتا ہے۔ نیں تو یو بی کیا کچھ ہنسواداں کا کھیل ہے یو بی کیا کچھ کھانا ہے۔ ہماری بات میں عجب کچھ ٹونا ہے، جنے سنیا انے گھایل ہونا ہے۔ غرض اتال رہیا دیک کر کنا، اسی کون کرتا منا کنا۔ جتے گن کار کرتے ہیں گن، اس باغ میں تی لیں گے پھول چن چن۔ جن کے دماغ میں پھول کی باس جاوے گی، تازی ارواح تن میں آوے گی۔ جکوئی اچایا بنیاد اول آخر دہی استاد۔ یو عجب نظم ہور نثر ہے، جانو بہشت میں کا قصر ہے۔ سطر سطر پر برستا ہے نور، ہر یک بول ہے یک حور۔ اسے پڑ کر جنے حظ پایا، جانو بہشت میں آیا۔ یہاں خدا بی بولنہار اچ ہے، جکوئی باٹ ہماری چلیا وہ ہمار اچ ہے ہر چند فہم داری ہے، چلیا تو کیا ہوا باٹ ہماری ہے۔ اگر نکتہ کسی تے کچھ جانیا، ہم ظاہر ہم باطن اسے نیں مانیا، تو وہ مسلمان نیں، اسے ایمان نیں۔ ایسے سے ڈرنا بہوت پرہیز کرنا۔ یو بی ایک چوری ہے۔ یو بی ایک حرام خوری ہے۔ نمک بر حرام اس کا کیا اچھے گا قام۔ جسے انصاف کی نیں سکت، اسے دل کا ہیچ میں اتر تی

لت۔ جنے انصاف چھپایا، انے دل کو ۔ے دل کیا کام گنوایا۔ حاجت نیں جکوئی کرے زبان، ایس کوں اپسے کیا نقصان۔ اگر تو ہے فہم دار، اپنی ریچ نکو مار، یو بات دل میں رکھ مرداں کی یادگار۔ جنے رنج کوں جلایا، انے خدا کوں پایا۔ کھیچ کچھ جدا ہے، رنج میں خدا ہے۔ رنج کے گھٹ، نکو بی گھٹ ہٹ، اگر کچھ نیں تو ٹک پکار تو بی اٹھ، اساس تو بی بھر، چپ نکو اچھ، کچھ تو بھی کر۔ دل یاں اجالا پڑے گا، موں پر نور چڑے گا۔ یو بات اعجاز ہے، اس بات میں خدا کا راز ہے۔ یو بات غیب کی آواز ہے، ماننا جاننا، پہچاننا۔ انسان یعنی گیان، جس میں کچھ گیان نیں وو حیوان۔ بے درد نامرد، ۔ہت بے کٹر، وہ آدمی نیں پھتر۔ عاشق معشوق سوں دل بند اچھتا ہے، عاشق بہت دردمند اچھتا ہے۔ بے درد، دردمنداں کوں کیا جانتے، یو نداں مستمنداں کو کیا جانتے، معشوقاں کے نازاں کیا سمجتے عاشقاں کے پھنداں کو کیا جانتے۔ ایتا عجب ایتا حسد، جنو حق تے گزرے انو میں کیا اچھے گا حد۔ انو کوں حق کیوں ہونا مدد۔ میں یو مسجد دل میں بت خانہ، خدا تو سمجتا ہے یو مانا، آدمی کے حضور چھپایا خدا کے حضور کیوں چھپانا۔ بعضے عجب لوکاں ہیں او دھرم، انو کو خدا کی بی نیں شرم۔ مسلمان ہیں آتے جاتے، مسلمان کہواتے۔ اگر یو ہے مسلمانی تو کافراں کی کیا ہے نشانی۔ نا نوی باٹ پاڑیا۔ گاڑیا سو گنج کاڑیا۔ کچھ نیں تھا سو لیایا، باٹ دکھلایا۔ ہمیں تو بہوت سند سوں باٹ سنوارے، اتال چل یو باٹ چلنہارے۔ جس کا دل صاف اچھے گا جس میں کچھ انصاف اچھے گا، مصحف کی سوں وو ہمنا بہوت جانے گا، خوب ہمنا پہچانے گا۔ جس کا دل روشن ہے، وہ نور کا گلشن ہے۔ جکوئی ۔ ہوا، وو خدا کے حضور ہوا۔ ہر کچھ اجالے میں نظر پڑتا، اندھارے میں کار نہالا اٹھتا، تو پھڑتا، بڑبڑتا، اجالے کے رہنہاریاں سوں لڑتا جھگڑتا۔ اندھارے کوں اجالا کر سمجتا، لال کوں کالا کر سمجتا۔ یو برا اجالا، اس کا موں کالا۔ جس کے دل کوں صفا ہے

اسے بہوت نفا ہے۔ دل کی صفائی کن نے پائی، جسے خدا دیا اسے آئی۔ دل کی صفائی نہ کچھ خیال ہے، عین وصال ہے یہاں کچھ ہے غرض، کہ کئے ہیں اللہ نور السموات والارض۔ یعنی خدا آسمان ہور زمین کا نور ہے، اس کا نور ہر شے میں بھرپور ہے۔ نور ہوئے تو نور سوں ملیا جائے، ظلمات نور سوں کیوں ملنے پائے۔ ظلمات کوں نور سوں کوئی کیوں کر ملائے، اِتنا ہے جو کچھ عقل اچھے تو جنے دیکھا وو دور تے دکھلائے کام بہوت خاص کیا ہوں، چلتی عمارت راس کیا ہوں۔ یو غیب کی بشارت، جسے کتے سو یو عمارت۔ ماٹی پتھر کی عمارت کچھ سدا رہنہاری نیں، وو بے وفا کچھ اس میں وفاداری نہیں۔ دنیا وو دیس کی کوئی نیں کس کا، آخر رہے گا سو یو چہ قدر جاننا اس کا۔ مال دھن سب خرچا جاوے گا، آخر یو چہ کام آوے گا، آخر نام یو چہ اچھاوے گا۔ تمام یو چہ ہے کام یو چہ ہے۔ یو خدا کی عنایت، یاں کیا شکایت، خدا بہوت بڑا بے نہایت۔

آغازِ داستان، زبانِ ہندستان

نقل۔ ایک شہر تھا، اس شہر کا ناؤں سیستان، اس سیستان کے بادشاہ کی ناؤں عقل۔ سو اس عقل پادشاہ کوں، عالم پناہ کوں، ظل اللہ کوں، صاحب سپاہ کوں، ایک فرزند تھا کہ اس کا جوڑا دنیا میں کیں نہ تھا۔ واصل کامل، عاشق عاقل، عالم عامل، ناؤں اس کا دل۔ دانش مندی، ترکش بندی، قبول صورتی، دلاوری سب عالم تی اسے حاصل۔ فرد:

کرے نت دل یو نازش عقل جیسا
کہ فرزند نیں کسے دنیا میں ایسا

تخت تاج کا لایق، سب پر فائق۔ بات میں قابل، سب میں فاضل،

سو ایک دیس اس عقل پادشاہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ، ظل اللہ، حقیقت آگاہ کے دل پر کچھ آیا، اپنا اندیشہ اپس کوں بھایا۔ سو اس دل شاہزادے کوں، اس ماہ زادے کوں، اس مستغنی کوں، اس سب علماں کے دھنی کوں تن کے ملک کی بادشاہی دیا، تن کے ملک کا بادشاہ کیا۔ سرفراز کیا، ممتاز کیا۔ بیت:

عقل دل کوں دیا ہے پادشاہی
عقل دل کوں دیا عالم پناہی

سر چھتر چھایا، تخت بسلایا۔ دل بادشاہ کے ہات میں تن کا ملک آیا، ٹھارے ٹھار کوچے کوچے، بازارے بازار اپنی دورائی پھرایا۔ تن دل کا فرماں بردار، جوں نفر خدمت گار۔ بیت:

خبر دلیچہ کوں معلوم ہر ایک منزل کا
فقیر تن یو بچارا مطیع ہے دل کا

جدھر جدھر دل جاتا، دل کے پیچھے تن بی آتا۔ نوے نوے قانون دھرنے لگیا، دل تن کے ملک کی بادشاہی کرنے لگیا۔ دل جان، دل عاشق دل کوں شراب کا بہوت دھیان۔ چتر سگھڑ دل، شراب بغیر نیں رہتا ایک تل۔ شراب اسے بہوت بھایا تھا، شراب پینا اسے آیا تھا۔

القصّہ ایک رات دل پادشاہ، عالم پناہ، ظل اللہ، صاحب سپاہ نے کماچ، طنبور، قانون عود منگا کر، مطربان خوش سرود بلا کر، دف، دائرا، چنگ، رباب سوں بے حجاب سوں دو چار پیالے شراب کے پیا تھا۔ ارکان دولت، ندیم، شاعر، قصہ خواں، شہنامہ خواں، خوش طبعاں، لطیفہ گویاں، حاضر جواباں، گل رویاں، خوش خویاں سب حاضر مجلس تھے، مجلس کیا تھا۔

بارے اس وقت ایکا ایک عین مستی میں، بادہ پرستی میں، فراخ دستی میں اس

کماں ہستی میں ایک قدیم ندیم بہوت لطافت سوں، بہت فصاحت سوں، بہوت بلاغت سوں بات کا سر رشتہ کاڑکر ایک تازے آب حیات کا قصہ پڑیا، دے پڑتے وقت اس قصے کے مستی چڑی سو آپسے بی ٹک گر پڑیا۔ دل کھولیا، بات سناتھا سو بولیا۔ کہ جکوئی یو تازہ آب حیات پیوے گا، دسرا خضر ہوے گا، اس جگ میں سدا جیوسے گا۔

اس آب حیات کی ایک بات ہے، یو نوا آب حیات ہے۔ جکوئی دھایا مگر نہ ونزاں سوں کنے نیں پایا۔ یو خدا کے ہے بات، اس آب حیات کا جیو ہے یو آب حیا، آب حیات کوں جو پئے گا دنیا میں جیونا اپیچ کا ہے جکوئی یو آب حیات پیا، نیں تو دنیا میں عبث آیا، کیا لذت دیکھیا کچھ نیں کیا عبث جیا۔ جس کے دل میں یو نیں طمع کیا اس کا جیونا کس جیونے میں جمع۔ جس کے آب حیات سوں تر ہوئیں گے لب، حیران ہوئے گا تماشے دیکھے گا عجب عجب۔ اُن آب حیات نے اس آب حیات کا رکھیا ہے لاج، نبی ہور ولی سب اس آب حیات کے محتاج۔ اس آب حیات کی بات کا اثر بہوت دھات سوں دل بادشاہ، عالم پناہ، ظل اللہ، صاحب سپاہ کے سر چڑیا، دل بادشاہ اس آب حیات کی بات پر مطلق عاشق ہوا، بے تاب ہو پڑیا، کام ایسا کھڑیا۔ بیت:۔

ناؤں سنتیچ دل ہوا بے تاب باس آنپیچ میں چڑیا یو شراب

دل بہوتیچ طالب ہوا، اشتیاق غالب ہوا۔ بات سنتے اس حال کوں اپڑیا، عاشق تھا بچارا پیچ سپڑیا۔ اس فکر تی گھٹیا، بادشاہی کا سکہ سٹیا۔ عاشق تھا تمام آخر اس حد لگن آیا کام۔ بات سنتے حال ہوا اس دھات کا تاثیر دیکھو اس آب حیات کا۔ دل اس آب حیات کوں مطلق منگتا ہے، الحق برحق منگتا ہے۔ ناؤں تی اثر چڑیا، نیں تو چپ ہلاک ہونا کسے کیا پڑیا۔ اس ناؤں میں اتا زور ہے، تو

دل کے دل میں یو شر شور ہے۔ جیو کوں محبت کے رنگ میں رنگنا، جو کوئی کسی کوں منگنا۔ کوئی کچھ بی لطافت دھرتا ہے، تو ایکیں کے دل میں ٹھار کرتا ہے۔ پولاد کے ٹانکیاں سوں تن اپنا کھڑیا ہے، تو ہر ایک کوئی اسے منگتا نیں تو کیا منگتا مفت پڑیا ہے۔ یو بات کھیل نیں بہوت مشکل، کسی میں کچھ خوبی دیکھتا ہے تو ریجتا ہے دل۔ نیں تو دل جیسا دانا، دل جیسا عاقل ہور یوں ہوتا دیوانا۔ بیت:۔

ہوا دل بہوت اب بیدل کہ مشکل وقت آیا ہے
یو دل لانے کی جاگا ہے اگر دل دل لگایا ہے

ایسی دیوانگی سوں اس دل کوں کیا نسبت، یہی اپس کوں سنبھالیا ہے شاباش رحمت۔ دل میں تی اٹھے جھال، کیوں کر رکھے سنبھال۔ بیت:۔

عاشق ہے اس کوں عشق اپنا ہے
عشق جلنا ہے عشق تپنا ہے

القصہ دل بادشاہ، عالم پناہ، ظل اللہ، صاحب سپاہ، حقیقت آگاہ، بہوت بے دل ہوا، دل پر کام مشکل ہوا۔ شہر سب حیران، گھر گھر لوکاں پریشان۔ جیتے جتنا دوڑے، سرگرداں ہو کر سب سر پھوٹے۔ پیشوا، دبیر، امیر، خان، وزیر، کوئی کر نیں سکے اس کی تدبیر۔ بیت:۔

بادشاہ کے جو دل پہ آوے غم تل منے ملک سب ہوئے درہم

ویسے میں دل بادشاہ کوں، عالم پناہ کوں، ظل اللہ کوں، صاحب سپاہ کوں خصوص ایک جاسوس تھا۔ اس کا ناؤں نظر، سب ٹھاؤں اس کا گزر، سب جاگا کی معلوم اسے خبر۔ صاحب فراست، صاحب ہمت، خوش طبیعت، خوش صحبت۔ عقل بہوت دھرے، نیں ہونا سو کام کرے۔ کوئی نہ جا سکے وہاں جاوے، کوئی خبر نیں لیا تا سو خبر لیا وے۔ سارے شہر کی خبر دل کوں تل میں دیوے،

ہر روز ہزار ہزار شاباشاں لیوے۔ بیت:۔

گھر دھنی وو چہ جس کوں گھر ہے خوب
وو چہ صاحب جسے نفر ہے خوب

سو وو نظر جاسوس، دل پادشاہ، عالم پناہ، ظل اللہ، صاحب سپاہ کے حضور آکر، سر اکر، تعظیم کر، تسلیم کر، بہوت ادب سوں، ایک سبب سوں بولیا، بات کا مایا سب کھولیا۔ کہ اے دل بادشاہ، عالم پناہ ظل اللہ دل کوں رکھ گھٹ، تقوا نکو سٹ۔ خدا سر پر دھرتا، فکر کی کرتا۔ بیت:۔

بھائی ہے اسے نفر نہ کہیا جائے
آپڑے پر جکوئی نفر کام آئے

جیتاں کوں تو کستا، اس کام پر کوئی نیں دھنستا۔ اس کام پر آتال ہیں راضی دیکھ میری جانبازی۔ مجھے رخصت دے اس کام کوں میں جاؤں گا، جدھر تدھر دھونڈ کر توں منگتا سو آب حیات کی خبر لیاؤں گا۔ بیت:۔

کھینچا ہے دل کو عشق نے، اب دل کوں کچھ چارا نہیں
عاشق کوں کوئی کیتا رکھے کس تے رہنہارا نہیں

تو منگتا سو آب حیات ہے تو اس کی خبر تجھ لگن آئی، اگر یو آب حیات دنیا میں نا اچھتا تو نا دیتا کوئی تجھے یو بدھائی۔ ندیم یو پڑتے وقت میں کیا فام، کہ یہاں تو کچھ ہے دام، دلے آخر ہونہارا ہے یو کام۔ بارے دل پادشاہ عالم پناہ نظر تی تقوے کی یو بات سنیا، امید کے چمن میں تی گو دبھر بھر پھول چنیا۔ فرد:۔

من کے چمن میں باو پھل کے ہے غنچہ آس کا
ڈالیچہ پر پھول ہنس پڑیا امید اب ہے باس کا

خوش ہوا جیو نیں رہیا، نظر جاسوس کوں شاباش شاباش کہیا۔ گلے لایا بہوت منت کیا، خدا کے درگاہ امیدوار ہو کر رضا دیا کہ توں جا، یو خوش خبر لے کر بیگ آ۔ کہ یو وقت بھائی پنے ہوریاری کا وقت ہے، مخلصی ہور خدمت گاری کا وقت ہے، دل واشتی ہور دوست داری کا وقت ہے۔ تاخیر نکو کر۔ اس کام پر جد دھرے گا، تو خدا بی تیری مراد حاصل کرے گا۔ مقصود آئیں گی بر میں، دایم خوشی اچھے گی تیرے گھر میں۔ مبارک ہے جاگے تیرے نصیب، کہ نصر من اللہ و فتح قریب۔ بیت:۔

شاہاں کنے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے!
صاحب سوں اپنے یک جہت یکدل اچھے تو خوب ہے

جاسوس نظر دل پادشاہ عالم پناہ سوں وداع ہو کر قدم انگے دھر روانہ ہوا، اپنے کام کی شمع پر پروانہ ہوا۔ جوں باؤ کیں اوٹھیا کیں گریا، جاگا جاگا ڈھونڈیا عالم سب پھریا۔ جس وقت جس ٹھار گیا جب، تماشے دیکھتا عجب عجب۔ بیت:۔

سفر کی کیا ہے خبر جو لگن وو گھر میں ہے
سفر کیا سو وو جانے کہ کیا سفر میں ہے

عقل کے پیالے سوں متا ہے، جوں فارسی میں کتا ہے۔ فرد:۔

صد تجربہ شد حاصل در راہ بہر گامے
بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

جت اس دل سوں لایا، پھرتے پھرتے ایک شہر میں آیا، اس شہر کے عمارتاں جیسیاں کسی شہر میں کوئی آج لگن نیں بندھایا کہ اس شہر کے آس پاس تمام پھلواری تمام پھولاں کی باس، لوکاں سب واں کے ادب دار، تمیز دار، نیک بخت برخوردار، شیریں گفتار، نیک نیت نیک کردار، پردیسی کوں آئے گئے کوں بہوت کرتے پیار۔ فرد:۔

دنیا دغا باز ہے بہوت اوباش ہور حیلیاں بھری
آدم وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

نظر وہاں کے لوکاں تے لیا خبر۔ کہ یو ٹھاؤں کیا ہے، اس شہر کا ناؤں کیا ہے، وہاں کے لوکاں ہوئے یک کولے، سب بولے۔ کہ اس شہر کا ناؤں عافیت ہور اس شہر کے بادشاہ کا ناؤں ناموس، نظر اپنے مقصود کوں دل میں یاد کر ہزار ہزار کیا افسوس۔ کہ آخر یو کام کیوں ہوئے گا، اس کام کا سرانجام کیوں ہوئے گا۔ بیت :۔

خدا مدد ہے اسی کوں جسے ہمت کچھ ہے!
وہی مراد کوں اپڑیا ہے جس میں ست کچھ ہے

میں تو جوں تیوں وہاں تی یاں لگ زمین چکلیا، منم کر نکلیا بہوت اہم کر نکلیا۔ ایتاں خدا شرم رکھے، خدا یو نیم دھرم رکھے۔ اتنا کہہ کر ٹک ایک رہ کر عقل سوں اپنے دل میں کچھ لیایا، دل کوں سمجایا، وہاں کے بڑے لوکاں کوں میانے بھایا۔ ناموس پادشاہ عالم پناہ سوں جا کر ملیا، اپنے کام خاطر بہوت بلبلیا۔ ناموس پادشاہ اسے دیکھ کر، اس کی ادا دیکھ کر، اس کی روش دیکھ کر، بہوت خوش ہوا ہنسیا ہلیا، غنچہ تھا سو خوشی سوں جوں پھول کھلیا۔ فرد:۔

ادب ہے جس میں تواضع ہے جس میں وو مرد ہے
وہ کچھ یو جس میں نہیں ہے وہ مرد سر درد ہے

دور تھا سو اسے اپنے نزدیک بلایا، پوچھا کہ تو کون ہے، تیرا مقصود کیا ہے، تو کاں تی آیا۔ بیت :۔

جکوئی کس کنے آوے عرض عرض کرے
وہی بھلا جو غرض دو الیس یو فرض کرے

بارے ناموس پادشاہ کے حضور نظر راز کا پردہ پھاڑیا، اس تانے آب حیات کی بات کاڑیا۔ ناموس بولیا کہ اس تانے آب حیات کا قصہ ایک تادیل دھرتا ہے، اک تمثیل دھرتا ہے۔ ہر یک کوئی آکر نا سمجھ کر اس ٹھار بات کرتا ہے، عقل کوں بول لگاتا ہے، فہم پر گھات کرتا ہے۔ یو بڑا ایک پیکھنا ہے یہاں اندیشہ کر دیکھنا ہے۔ آب حیات کہتے سو وو آب حیات مرد کے موں کا پانی، جو لگن یو پانی تو لگن مرد کی زندگانی۔ اس پانی کی خاطر لوکاں مرتے، کیا کیا مشقت جو نیں سو کرتے۔

یو سکندر کوں نیں ملیا یک جام
زور ہور زر سوں نیں یو ہوتا کام
جوں حافظ طبیعت کا تتا، یو کتا

سکندر را نمی بخشند آبے!
بزور و زر میسر نیست ایں کار!

یو پانی روشنائی میں ہے ظلمات میں نیں، یو پانی خدا دیوے کسی کے ہات میں نیں۔ یو پانی ہوے تو حیات خوب، یو پانی کے مانے، پانی رکھیا سو جانے جو اس تے پانا یو چہ پرانی ہے، دنیا میں جو کچھ ہے سو یو چہ پانی ہے۔ فرد:۔

دین و دنیا کی خوبی بھی نیم اور دھرم ہے!
ایمان کی نشانی سو مرد کوں شرم ہے

کہ کتے ہیں الحیاء من الایمان، حضرت کا حدیث ہے یو تحقیق جان، اگر اس آب حیات کی کچھ بات ہے، تو حیا میں آب حیات ہے۔ میں بولیا نشان، اتاں تو سمجھ پچھان۔ کھول کہیا اس بات کے چھپے معنے، اتاں اس پانی سوں تجے کچھ کام اچھے گا تو توں جانے۔ نظر بولیا کہ ناموس پادشاہ، عالم